خواب

از

پروفیسر مولٰنا سید عبدالماجد صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر
(اسلامک ایجوکیشن بہار)

عالمِ خواب کی دل چسپیاں بیداری سے کسی طرح کم نہیں، بلکہ بعض اوقات بڑھ جاتی ہیں۔ بیداری میں ہم انھیں مناظر کا نظارہ کرتے ہیں جو ہمارے سامنے موجود ہوتے ہیں، اور جب کبھی عالمِ تصور کی سیر کرنے لگتے ہیں تو یہ میدان مشاہدۂ نظری سے زیادہ وسیع ہے۔ پھر بھی بعض فلسفی قیود اس کو محدود کردیتے ہیں، عالمِ تصور میں ہم کبھی جشنِ ماضی کا مزا لیتے ہیں اور کبھی اپنے مستقبل کی رنگین تصویر اپنی آرزوں کی روشنی میں کھینچنے لگتے ہیں لیکن اس کا دارومدار بھی اپنے گذشتہ تجربوں پر ہوتا ہے، کیوں کہ ہم اپنے صفحۂ تخیل پر کوئی ایسا نقشہ نہیں کھینچ سکتے ہیں جس سے ہمارا ذہن خالی ہو، یہ ہوتا ہے کہ ایک قسم کی بیل پر دوسرے قسم کے بوٹے لگاکر ایک نیا گلدستہ بنا لیتے ہیں، لیکن اس جوڑ توڑ کے لئے بھی موقع محل، تناسب، وضع قطع، حسن و قبیح، کی رعایت لازمی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ امکانِ عقلی کی سند کے بغیر کوئی نقشہ قبولِ خاطر نہیں ہوتا۔ اگر ہم چاہیں کہ ایک ایسے باغ کا تصور کریں جو محض ہوا پر معلق ہو تو قوتِ متخیلہ تھوڑی کاوش کے بعد عاجز ہو کر رہ جائے گی، کیوں کہ جب کسی درخت کا تصور ذہن میں آتا ہے تو فطرتاً ایسی زمین نظر آنے لگتی ہے جس سے اس کی جڑ کا تعلق ہو کیوں کہ عقلِ انسانی اسی کی عادی ہے۔ اور جب آپ کسی ایسے درخت کا تصور کرنے لگیں، جس کو کسی زمین سے تعلق نہ ہو۔ تو یہ نقشہ نہیں جمتا، برخلاف اس کے عالمِ خواب تمام عقلی قیود سے آزاد ہے اور ہر فلسفی پابندی سے بری کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک آن اور ایک مکان میں متضاد نقشے دیکھتے ہیں، کبھی تاریکی دیکھتے ہیں اور اسی تاریکی میں آفتاب کا تصور بھی آجاتا ہے، کبھی آگ دیکھتے ہیں اور اسی نے بالکل متصل

بہتا ہوا چشمہ نظر آتا ہے ایک مردہ دیکھتے ہیں اور پھر اسی سے گفتگو ہونے لگتی ہے۔ سوال وجواب ہوتا ہے، قبر دیکھتے ہیں اور اس میں دلکش چمن کا نظارہ آتا ہے۔ بھلا کہئے خواب کی یہ دلچسپیاں کس قدر بڑھی چڑھی ہیں۔ آپ نے کبھی غور فرمایا ہے کہ ہمارے یہ خواب کیا ہیں، اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں اس کی کیا اہمیت ہے۔ ہم دانستہ یا نادانستہ اس سے کیا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ خواب کے مختلف پہلو آپ کو دکھاؤں!

خواب صداقت اور کذب کے لحاظ سے تین قسم کے ہوتے ہیں، (۱) نفسانی (۲) روحانی (۳) رحمانی پہلی قسم کا تعلق فلسفۂ نفسیات سے ہے، دوسری کا روحانیات (SPIRITUALISM) سے اور تیسری کا الٰہیات (DIVINITY) سے ہماری عقلیں اکثر ان چیزوں کے سمجھنے سے قاصر رہتی ہیں جو طبیعات (METAPHYSICS) سے بالا ہیں، ہمارا استدلال، ہماری تحقیق ہمارا قیاس زیادہ تر ہمارے طبعی تجربات سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے میں پہلے خواب کے ان نظریات کو پیش کرنا چاہتا ہوں جن کا تعلق طبیعات اور نفسیات سے ہے۔ مسٹر فرائڈ کا تو دعویٰ ہے کہ خواب کا تعلق محض نفسیات ہی سے ہے اور اس کا روحانیات اور الٰہیات سے کوئی واسطہ نہیں، میں ان کے اس خیال کو ان کی عدمِ واقفیت پر محمول کرتا ہوں کیوں کہ یہ فلسفۂ نفسیات کے ماہر تو بے شک ہیں لیکن ان کی روحانی اور مذہبی واقفیت بہت محدود ہے، میں نے اپنے رسالہ رویائے صادقہ PROPHETIC DREAM میں ان کے بعض ایسے نظریات جو انھوں نے اپنی کتاب "تعبیرات خواب" INTERPRATATION OF DREAM میں رویائے صادقہ کے خلاف قایم کئے ہیں ایک بسیط بحث کی ہے، اور تجربات سے استدلال کرتے ہوئے سو سے زیادہ ایسے جواب درج کئے ہیں کہ جن کی صداقت ثابت ہو چکی ہے۔ اس مضمون میں اتنی گنجایش نہیں کہ یہ مختلف فیہ بحث چھیڑی جائے، میں خواب کے نفسیاتی نظریات کو مانتے ہوئے رویائے صادقہ کا بھی قائل ہوں، جس کو بالاختصار پیش کروں گا،

انسان کی نظر کے سامنے سے جتنی چیزیں گذرتی ہیں اس کی تصویریں صفحاتِ خیال پر آجاتی ہیں اور فطرتاً ایک "سینما" کا سا مسلسل فلم تیار ہو جاتا ہے، یہی سبب ہے کہ جب کبھی ہم کسی گذشتہ واقعات کو

یاد کرتے ہیں تو ایک مسلسل نقشہ سامنے آجاتا ہے، جس طرح کسی کتاب سے کسی خاص مضمون کو نکالنے سے پہلے فہرست مضامین پر نظر دوڑانی ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی گذشتہ واقعہ سے اپنے حافظہ کا ربط قایم کرنے سے پہلے ہم جلد جلد کتابِ خیال کی ورق گردانی کر جاتے ہیں، ہمیں اپنے حافظہ سے کام لینے میں ایک رابطہ کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے وہ واقعہ جلد یاد آتا ہے جس کی مشابہت ہمیں خارج میں نظر آتی ہے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ اگر کسی شخص کو کسی سفر میں ایک تنہائی کے مقام پر کوئی بھیانک شکل نظر آگئی تو اس واقعہ کا اعادہ ہر اس موقع پر ہو جاتا ہے، جب کسی سفر میں تنہائی کا موقع آجاتا ہے، یا جب کوئی کریہہ منظر تصویر نظر سے گذرتی ہے، یا جب کبھی کسی اور وجہ سے خوف زدہ ہو جاتا ہے، کیوں کہ سفر کی تنہائی، کسی تصویر کا کریہہ منظر ہونا، خوف کا طاری ہو جانا، الگ الگ اس واقعہ کی کیفیتوں سے مشابہ ہیں، جس واقعہ کی مشابہت جلد تصویر میں نہیں آتی، اس کے یاد کرنے میں دقت ہوتی ہے، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اس کے اعادہ سے مجبور ہو جاتا ہے، اسی کیفیت کو نسیان کہتے ہیں ہر انسان کے دماغ میں کچھ ایسے نقشے موجود ہیں کہ جن کا اکثر اعادہ ہوتا رہتا ہے، بعض ایسے نقشے ہیں جن کو غور و فکر کے بعد تصور میں لانا ممکن ہے، اور بعض نقشے ایسے ہیں جو عالم نسیان کے ایسی تاریک تہ میں پڑے ہیں کہ جن کا اعادہ ناممکن ہے۔

انسان کا دماغ کبھی معطل نہیں رہتا، اکثر حواس خمسہ کے محسوسات سے متاثر ہو کر دماغ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور کبھی تو ان محسوسات کو اپنا کھلونا بنا کر اس سے کھیلتا رہتا ہے۔ اور مزے لیتا رہتا ہے اور کبھی ان سے مقابلہ کرتا ہے، جس کے اثر سے جذبات مشتعل ہوتے ہیں اور اس اشتغال کا نتیجہ کبھی راحت کبھی رنج ہوتا ہے، کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا کہ دماغ معطل اور نکما ہو کر سکون حاصل کرے، دماغ اور دل کی حرکت ایک ہی وقت رکتی ہے، اور اسی کو موت کہتے ہیں، ورنہ خواب میں غشی میں، سکتے میں ہر حالت میں دل و دماغ اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اوقات ایک زندہ شخص کے قلب کی حرکت محسوس نہ ہو سکے یا اس کے شغلِ دماغ کا اثر حواس خارجی پر نہ پڑ سکے۔

خواب حواس خارجی کے معطل ہونے کو کہتے ہیں، یعنی جب انسان دیکھنے، سننے، چھونے، سونگھنے، اور چکھنے کی مشغولیتوں سے علیحدہ ہو کر پڑ جاتا ہے، تو اس حالت کو خواب کہتے ہیں، لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تمام حواسِ خمسہ کی طاقت زائل ہو جاتی ہے، بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ ان کا رابطہ خارجی ماحول سے باطن کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اس کا طبعی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت یکسو ہو کر قوئ بدنی کی اصلاح کی طرف مائل ہو جاتی ہے، اور بدلِ ما تحلل ہونے لگتا ہے۔

دماغی تشاغل میں سب سے زیادہ قوتِ ممیّزہ کام کرتی ہے، کیوں کہ ایک چیز سے دوسری چیز کا امتیاز کر کے اس پر کسی کیفیت یا حال کا حکم اثباتی یا انکاری صادر کرتی ہے، یہ مسلم ہے کہ بیداری کے لئے تمیز لازمی شے ہے۔ اس لئے قوتِ ممیزہ تھک کر حالتِ خواب میں معطل ہو جاتی ہے، اور اس کے معطل ہونے سے قوتِ حافظہ اور مدرکہ بھی بے کار ہو جاتی ہے، ساتھ ہی ساتھ دماغ اپنی مشغولیت کے لئے متخیلہ کی مختلف تصویریں اُلٹ پھیر کر مطالعہ کرنے لگتا ہے بغیر کسی امتیاز کے مختلف تصویریں سامنے آنے لگتی ہیں، اور روحِ حیوانی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے، اکثر اتفاقی طور سے مسلسل نقشے کسی گذشتہ واقعہ کے پیش آتے ہیں، جو تسلسل اور تناسب کی وجہ سے حافظہ پر منقش ہو جاتے ہیں، اور بیداری کے بعد یاد آتے ہیں، اب اگر وہ گذشتہ واقعے عالمِ بیداری میں لائقِ اعادہ تھے، یعنی اس کو وہ شخص یاد کر سکتا تھا تو یاد آجاتا ہے کہ یہ واقعہ فلاں مقام اور فلاں زمانہ کا تھا۔ لیکن جب وہ ایسے نقشے ہوتے ہیں جو نسیان کی تہ میں بیٹھ چکے ہیں تو انسان اس کو ایک نیا منظر سمجھنے لگتا ہے۔ حالانکہ اگر کوئی ماہرِ نفسیات اس کی تحلیلِ نفسی کرنے لگے تو بہت ممکن ہے کہ یہ پتہ چل جائے کہ خواب کا وہ نقشہ بیداری کے کسی گذشتہ واقعہ کی تصویر ہے۔ مگر سرسری نظر میں وہ نیا نقشہ معلوم ہوتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نقشے مسلسل نہیں ہوتے ہیں بلکہ غیر مسلسل، ایسی حالت میں اس کا رابطہ گذشتہ واقعہ سے پیدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے، فرض کیجئے احمد نے کبھی محمود کے ساتھ چمن کی سیر کی تھی اور اثنائے سیر میں ایک گلاب پر ایک بلبل کو دیکھا کہ گرد گھوم گھوم کر نغمہ سرائی کر رہی ہے، اور کسی دوسرے موقع پر یہ واقعہ گذرا تھا کہ احمد ایک ہاتھی پر سوار ہے اور ایک شیر کا شکار کرنے کا تہیّہ کر رہا ہے، اب

دونوں واقعے کبھی اس طرح مختلط ہو جاتے ہیں کہ ایک تصویر دوسرے منظر کی دوسری تصویر سے متصل نظر آتی ہے، اور بعض کا نقشہ ذہن سے غائب ہو جاتا ہے، اب وہ دیکھتا ہے کہ ایک باغ میں محمود گلاب کے پودے کے سامنے کھڑا ہے احمد اس کو تیر مارنے کا تہیہ کر رہا ہے، اور پھر محمود بلبل بن کر پرواز کرنے لگتا ہے۔ اور ایک ہاتھی پر شیر سوار ہے محمود اس کے کان کے پاس احمد کی شکایت کرتا ہے۔ اور احمد کے خلاف اس کو ابھارتا ہے، اگرچہ یہ خواب دو گذشتہ واقعوں کا مجموعہ ہے لیکن اختلاط کی صورت نے نیا نقشہ بنا دیا ہے جس کے بعض جزو عقلِ انسانی کے خلاف ہیں۔ لیکن چوں کہ قوتِ ممیزہ کام نہیں کر رہی ہے اور مدرکہ بھی معطل ہے۔ اس لئے محالات کا استحالہ ظاہر نہیں ہوتا۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عالمِ خواب میں وہ نقشہ نظر آتا ہے جو بالکل نیا ہوتا ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے میں نے کبھی ایسی شکل دیکھی نہیں، حالانکہ وہ کسی ایسی حالت میں دیکھ چکا ہے کہ جس وقت اس نے اس کی طرف مطلق توجہ نہ کی تھی۔ اور اس کی وجہ سے وہ یاد نہ آسکا اور نہ اس کا اعادہ ممکن تھا، جیسے ہم کبھی کسی بڑے شہر کی سیر کرتے ہیں۔ بازار میں مختلف سائن بورڈ نظر آتے ہیں۔ ہم بغیر کسی توجہ کے اس کو محض سرسری نگاہ سے دیکھتے ہوئے گذر جاتے۔ اور کبھی خواب میں دیکھتے ہیں۔ کیونکہ متخیلہ کے فلم پر ہر اس چیز کی تصویر آجاتی ہے جو نظر کے سامنے گذرتی ہے اب دیکھنے والا جب یہ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ بھٹا چاریا اینڈ کو کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی دوا مانگ رہا ہے۔ تو اس کو تعجب ہوتا ہے کہ بھٹا چاریا اینڈ کو کا نقشہ اس کے ذہن میں کیوں کر آگیا۔ حالانکہ یہ اس کے متخیلہ کا محفوظ سرمایہ تھا۔ اس طرح خواب میں انسان اکثر بھولی بھالی باتیں دیکھ لیتا ہے۔ جس کا بے داری میں یاد کرنا محال ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ بے داری کے تصور کے لئے رابطہ اور تسلسل لازم ہے۔ برخلاف اس کے خواب میں اکثر بے ربط اور غیر مسلسل نقشے نظر آتے ہیں۔

کبھی خواب میں انسان ایسے نقشے دیکھتا ہے۔ جو عقلاً محال ہوتے ہیں۔ جیسے ایک شخص اپنے کو ہوا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور کبھی عالمِ خواب میں اس کو اس امر پر استعجاب نہیں ہوتا۔ کبھی کوئی ایسی مخلوق نظر آتی ہے۔ جس کا وجود خارج میں محال ہے۔ ایک شخص نے یہ

دیکھا کہ ایک شیر دوڑا ہوا اس کی طرف آ رہا ہے۔ اور اس کے منہ سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے جس سے فضا تاریک ہوتی جاتی ہے۔ اگرچہ عقلاً یہ شکل محال ہے۔ لیکن عالمِ خواب کے لئے بہت ممکن ہے۔ اس میں کوئی استعجاب نہیں۔ کیونکہ تصوراتِ ذہنی میں شیر کے نقشے موجود ہیں۔ کسی نے بالمشاہدہ شیر دیکھا ہے۔ کسی نے شیر کی تصویریں دیکھی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ریلوے انجن سے دھواں نکلتے ہوئے بھی بارہا دیکھا ہے۔ اس کا نقشہ ذہن میں موجود ہے۔ فرق اتنا ہے کہ انجن کی ساخت عالمِ خواب میں شیر کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ عقلی مناسبت اور مطابقت شیر اور انجن کی بعید از قیاس نہیں۔ کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کے سامنے چلتی ہوئی انجن کا آ جانا اس کی زندگی کے لئے ویسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا کہ ایک شیر کا پہنچنا۔ اس لئے شیر کی جگہ پر انجن اور انجن کی جگہ پر شیر ذہنی اہمیت کے لحاظ سے بعید نہیں۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ جب کہ قوتِ ممیزہ نے اپنا کام چھوڑ دیا ہو۔

خواب میں ہمیشہ یہ نہیں ہوتا کہ کسی چیز کی اصلی شکل ہو بہو ظاہر ہو۔ بلکہ اکثر مثالی شکلیں نظر آتی ہیں۔ بالخصوص غیر مادی چیزوں کا اکثر انکشاف مادی شکلوں میں ہوتا ہے۔ قبل اس کے کہ میں توجیہہ بیان کروں۔ اس بات کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ خیالی دنیا میں مادی اور غیر مادی چیزیں ایک ہی حیثیت رکھتی ہیں کیوں کہ مادی چیز کا نقشہ یا تصویر مادیت سے خالی ہوتی ہے۔ اس کو یوں سمجھیں کہ شیر کی تصویر کسی جسامت اور اس کے لوازماتِ خارجی سے ہمیشہ پاک ہوتی ہے ہر تصویر کی اہمیت عالمِ خیال میں اس کے حسن و قبح، اس کے نفع و نقصان کی صلاحیت کے اعتبار سے ہوتی ہے جب کسی فنا کرنے والی چیز کا خیال آتا ہے تو آگ، پانی اور ہوا کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔ اور کبھی بعض ان اسلحہ یا ادویہ کا تصور آ جاتا ہے۔ جو انسانی ہستی کے فنا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ آگ کا تصور اس لئے آتا ہے کہ اکثر چیزیں جل کر فنا ہو جاتی ہیں۔ بعض چیزیں گھل مل کر فنا ہوتی ہیں اس لئے پانی کا تصور ذہن میں آتا ہے اور بعض بخارات ہوا میں مل کر فنا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہوا کا خیال آتا ہے۔

یہ نہیں ہوتا کہ ہمیشہ ایک چیز کا نقشہ ایک ہی جذبہ یا ایک ہی اثر ظاہر کرنے کو پیش ہو۔ کیوں کہ

ہر شے کی مختلف حیثیتیں ہیں۔ اس لئے مختلف چیزیں مختلف اوقات میں معنی ظاہر کرنے کو تصور میں یا خواب میں آتی ہیں۔ ایک آگ ہے کہ کبھی اس سے کسی چیز کے فنا کرنے کا اثر ظاہر ہوتا ہے کبھی اس سے روشنی کا کام لیا جاتا ہے۔ کبھی کسی چیز کے گلانے اور پکانے کا کام لیا جاتا ہے کبھی اس سے کسی چیز کا تصفیہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کبھی عالم خواب میں فنا اور نیستی کا نقشہ آگ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی اس سے حسد اور عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی روشن خیالی اور نور ایسے خواب کی تعبیر ہوتی ہے۔ کبھی محنت اور سرگرمی مراد ہوتی ہے۔ کبھی صلح، استغفار اور مغفرت کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ تعبیر خواب ایک اہم فن ہے۔ جس کے حصول کے لئے نہ صرف علم نفسیات کا ماہر ہونا ہی ضروری ہے بلکہ طبیعات سے بھی واقفیت حاصل کرنا لازمی ہے۔ ایک شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اور گھر والے سب کے سب اس سے گھر گئے ہیں۔ اور اس حالت میں اس کی نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے آپ کو اس سے چند باتیں دریافت کر لینی ضروری ہیں۔

(۱) اس منظر سے اس کے دل پر کیا اثر پڑا۔

(۲) خواب کے قبل اس کے دماغ میں کیا تخیلات تھے۔

(۳) خانہ جنگی کا کوئی اثر ہے یا نہیں۔

(۴) آپس میں صلح و آشتی کا کوئی نیا ذریعہ قائم ہونے والا ہے یا نہیں۔

(۵) کسی نئے مفید یا غیر مفید مسئلہ پر مشورہ درپیش ہے یا نہیں۔

(۶) کوئی کسی شادی یا غمی کی خبر قبل سے معلوم ہے یا نہیں۔

(۷) کسی خاص عقیدے مذہب کی بحث چھڑی ہے یا نہیں۔

ازیں قبیل مختلف سوالات کی ضرورت ہے۔ ان سوالات سے ماحول کا پتہ چل جائے گا اور ماحول کا پتہ چل جانے کے بعد اسی کی مناسبت سے تعبیر بیان کرنا مناسب ہوگا۔ کیوں کہ ذہن ماحول کے اثرات سے متاثر ہو کر کوئی خاص نقشہ قایم کرتا ہے۔ جو حالتِ خواب میں ظاہر ہو جاتا ہے

بعض خواب جسمانی عوارض کی وجہ سے کسی خاص شکل میں ظاہر ہوتے ہیں ایک وہ شخص جس

کے دماغ میں سوداوی مادے زیادہ موجود ہوں وہ اکثر خواب میں تاریکی دیکھتا ہے۔ اور مختلف قسم کے ہولناک مناظر اس کی نظر کے سامنے آتے ہیں۔ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ سوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ ایک شخص آگ روشن کر رہا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو اس آگ میں ڈالے اور وہ ڈر کر بھاگتا ہے۔ میں نے بتادیا کہ اس کے مزاج میں صفرا کا مادہ بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے خون میں احتراق پیدا ہو رہا ہے۔ اور سوداویت بھی بڑھی ہے۔ چنانچہ تنقیہ ہوا اور وہ چین کی نیند سونے لگا۔ میری یہ تعبیر اس اصول پر مبنی تھی کہ احتراق کا تعلق مزاج میں صفرا سے ہے اور آگ کی سرخی خون پر دلالت کرتی ہے۔ اور دوسری طرف دھوئیں وغیرہ سے سوداویت ظاہر ہوتی ہے

امراضِ جسمانی کے علاوہ اخلاقی حسن و قبح بھی خوابوں سے ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات کسی شخص کی سیرت کا اندازہ لگانے کا سب سے بہتر ذریعہ خواب ہوتا ہے بعض ایسے جذبات کا انکشاف خوابوں کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے۔ جس سے صاحبِ خواب خود غافل ہوتا ہے۔ ہر خاص و عام کے لئے یہ سمجھنا دشوار ہے کہ انسان کیوں کر خود اپنے جذبات سے غافل ہو سکتا ہے۔ یہ فلسفۂ نفسیات کا نہایت دلچسپ نظریہ ہے اور اس سے بہت مفید نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اس کا دار و مدار اس کلیہ پر ہے۔ کہ قوتِ مُدرکہ کی دو قسمیں ہیں، مُدرکۂ ظاہرہ اور مُدرکۂ باطنہ لیکن زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ مُدرکہ ظاہری کے ذریعہ سے صورتِ خیالی قائم ہوتی ہے اور کبھی کبھی مُدرکہ باطنی سے بھی صورتِ خیالی پیدا ہوتی ہے اور اسی مُدرکہ باطنی پر نتائجِ خواب کا مدار ہے۔ مُدرکہ ظاہری کا تعلق حواسِ خمسہ ظاہرہ سے ہے اور مُدرکۂ باطنہ کا حواسِ باطنہ سے۔ منافع الاعضائے کے سارے افعال مدرکہ باطنہ کے تحت انجام پاتے ہیں۔ جس طرح ایک انسان اس امر سے واقف نہیں ہوتا کہ کون سا غیر فطری مادہ کس عضو میں جمع ہو رہا ہے جو کسی وقت عارضۂ جسمانی کا سبب ہو جائے گا۔ جب عارضہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے عضوِ بدنی پر نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ تب کہیں اس کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح بعض کیفیت دماغ یا قلب جس کا تعلق انھیں مدرکۂ باطنہ سے ہے۔ اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتی جب تک اس کا اثر حواسِ ظاہرہ پر نہیں پڑتا۔ کبھی کبھی کوئی عداوت یا محبت طبیعتِ انسانی کی باطنی فضا

میں موجود ہوتی ہے لیکن انسان کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ ایسے ایسے جذبات اکثر خواب سے ظاہر ہو جاتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اپنے جذبات کو دباتا ہے اور اپنے عمل کے زور سے اس کو دور کر دیتا ہے اس کا تصورِ ذہنی اس سے بے خبر ہو جاتا ہے لیکن طبیعتِ باطنی اس سے آشنا رہتی ہے، ایک پرہیز گار شخص خواب دیکھتا ہے کہ اس کے سامنے شراب لائی گئی وہ پیالہ ہاتھ میں لیتا ہے اور جھجکتا ہے اور آخر کار کچھ سوچ کر ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے اور شراب نوشی کے ارتکاب سے باز رہتا ہے اس خواب سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ شراب نوشی کے ارتکاب سے بچا لیکن اس کا ضمیر اس خیال سے خالی نہیں ہے اس طرح رنج و غم، راحت و مسرت عداوت و محبت جو اس کے اندر پوشیدہ ہے کبھی کبھی خواب سے ظاہر ہو جاتی ہے اس لئے دور اندیشی کا تقاضا ہے کہ خواب ہر خاص و عام پر ظاہر نہ کیا جائے کیوں کہ اس بات کا ڈر ہے کہ وہ جذبات قلبی جس سے وہ خود غافل ہے دوسروں پر ظاہر ہو جائیں یہی سبب ہے کہ بزرگان نے عوام کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کیا ہے۔

خواب میں جذبات اپنی اصلی حالت میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی ان کا عکسِ نقیض نظر آتا ہے اگر زید خواب دیکھے کہ وہ بکر کا جانی دشمن ہے اور اس کے قتل کی سازش کر رہا ہے تو اس سے سمجھنا لازم نہیں کہ زید کے دل میں بکر کی عداوت کا جذبہ پوشیدہ ہے کیوں کہ بہت ممکن ہے کہ اس کی انتہائی محبت کا عکس نقیض اس شکل میں ظاہر ہوا ہو تصور ذہنیہ میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نقش خیالی بالکل اُلٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے دشمنی محبت کی صورت میں اور محبت دشمنی کی صورت میں نظر آتی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ عقلاً کیوں کر ممکن ہے کہ ایک چیز عالمِ خیال میں اپنے ضد کی شکل اختیار کر لے اس معمہ کو آپ یوں سمجھیں کہ (الاشیاء تعرف باضدادہا) کوئی شے ذہنی اس وقت تک متشخص نہیں ہوتی جب تک اس کے اضداد کا تخیل کسی نہ کسی صورت میں موجود نہ ہو محبت کی سب سے آسان تعریف یہ ہے کہ وہ عداوت کا ضد ہے جب تک تاریکی کا تخیل موجود نہ ہو روشنی کا تصور عقلی محال ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ خواب میں قوتِ ممیزہ معطل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے دماغ اپنی مشغولیت کی غرض سے ہر صورتِ خیالی کو اُلٹ پھیر کر دیکھنے لگتا ہے یہی سبب ہے کہ جب ایک نقشہ سیدھا

نظر آتا ہے تو کبھی کبھی اُس کا اُلٹا نقشہ ظاہر ہو جانا بہت ممکن ہے۔ ہر چیز کو اپنی اصلی حالت پر قایم رکھنا قوتِ ممیزہ ہی کا کام ہے اس کے بغیر ہر طرح کی گڑبڑی پیدا ہو جانا ممکن ہے۔

سب سے زیادہ تعجب خیز کیفیت خواب کی یہ ہوتی ہے کہ کبھی کبھی ایک شخص وہ جذبات خواب میں دیکھتا ہے جو کسی دوسرے شخص کے دل میں ہوتے ہیں۔ ایسا ہوتا ہے کہ زید خواب دیکھ لیتا ہے کہ بکر اس کے قتل کی سازش کر رہا ہے۔ اس کی تعبیر کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ بکر کے دل میں زید کی عداوت پوشیدہ ہے کبھی اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ بکر زید سے غایت محبت رکھتا ہے کیوں کہ میں کہہ چکا ہوں کہ بعض اوقات خواب میں عکس نقیض بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ ایک شخص کا جذبہ جو کبھی دل و دماغ میں پوشیدہ ہے۔ وہ دوسروں پر کیوں کر ظاہر ہو جاتا ہے یہ نظریہ ماہرانِ فلسفۂ نفسیات کے نزدیک مسلم ہے کہ ایک شخص کے خیالات دوسرے پر منعکس ہوتے ہیں اور یہ طاقت فطری ہے، اس کا استدلال تجربات سے ہوتا ہے۔ کتبِ نفسیات میں ایسے تجربات بے شمار مندرج ہیں جن سے انعکاسِ خیال ثابت ہوتا ہے۔ آپ جب چاہیں آزما کر دیکھ لیں کہ کوئی ہوشیار سے ہوشیار کینہ کش جب کبھی اپنے دلی کینہ کو چھپا کر خلوص و محبت کا اظہار کرنے لگتا ہے تو ایک معمولی سمجھ والا انسان اگر پوری طرح متیقن نہیں ہوتا کہ کینہ اور عداوت کے جذبات چھپائے جا رہے ہیں۔ تو کم از کم مشکوک ضرور ہو جاتا ہے۔ اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ جس کے دل میں آپ کی طرف سے خلوص ہے۔ آپ کا دل خود بخود اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی آپ خود اس میلانِ طبع سے متعجب ہو جاتے ہیں، بارہا تو یہ ہو چکا ہے کہ جب کوئی خطرہ آنے والا ہوتا ہے تو خود بخود دل میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ انہی واقعات پر انعکاسِ خیالی مبنی ہے۔

ہم کبھی خواب میں پیش آنے والے واقعات دیکھ لیتے ہیں، فرائڈ کا خیال ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ جن آنے والے واقعات سے ذہن بالکل خالی ہے۔ ان کے متعلق انسان کوئی خواب دیکھ سکے ان کے سامنے جب کبھی ایسا خواب پیش کیا جاتا ہے کہ جس سے کسی واقعہ کی واقفیت پہلے سے خواب دیکھنے والے کے علم یا خیال میں موجود نہیں تو وہ اس کا تجسس کرتے ہیں کہ کسی عنوان

سے اس واقعہ کا علم یا اس کے لواحق کا علم ہو، صراحتاً یا کنایتہً یا ضمناً کسی طرح اس کے علم کا ذہن پر اثر پڑ چکا ہے کیوں کہ وہ خیال کو محض ایک آئینہ سمجھتے ہیں جس پر وہی چیز منقش ہوتی ہے جو اس کے سامنے ہو یا فوٹو کا کیمرہ جس میں وہی تصویریں اترتی ہیں جو سامنے گذرتی ہیں اور ان کے نزدیک ادراک کا ذریعہ محض حواسِ خمسہ ظاہری ہیں۔ لیکن میرے نزدیک سب سے بڑا ذریعہ ادراک کا وہ چیز ہے جس پر حواس خمسہ کا وجود منحصر ہے یعنی روح جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے تو حواس خمسہ کا وجود باقی نہیں رہتا وجودِ انسانی کی ساری طاقتیں فیضانِ روحانیہ کا نتیجہ ہیں۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ روح حواسِ خمسہ کی محتاج نہیں بلکہ حواس خمسہ اپنے قوتِ ادراکیہ روح سے حاصل کرتا ہے روح میں بغیر جسم کے بھی ساری صلاحیتیں موجود رہتی ہیں۔ ہمارے اس نظریہ کا دار مدار اُن انکشافات روحانیہ پر ہے جو آج یورپ و امریکہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور تمام مذاہب عالم اور حکمائے سلف قوت روحانیہ کو مانتے آئے ہیں۔ ہم آئے دن تجربہ کرتے رہتے ہیں کہ جب کسی عارضی طریقہ پر بھی حواس خمسہ کو سُست کر دیا جاتا ہے۔ طاقت روحانی بڑھ جاتی ہے اور ایک زندہ شخص کی روح عالم ارواح سے تعلق پیدا کر لیتی ہے آج اسی طریقہ سے (HYPNOTISM) مراسلاتِ روحانیہ جاری ہیں۔ میں اس بحث پر اپنے مضمون "روحانی دنیا" میں ایک حد تک روشنی ڈال چکا ہوں اور ابھی ضرورت ہے کہ موقع پا کر اس کی اور وضاحت کی جائے اس وقت ہمیں اتنا بتا دینا ہے کہ جب حالت خواب میں انسان کے حواس خمسہ معطل ہو جاتے ہیں اور انہماکِ عقلی سے روح کو فرصت ملتی ہے تو روح عالمِ ارواح میں سیر کرنے لگتی ہے اس اثنائے سیر میں بعض پیش آنے والے واقعات منکشف ہو جاتے ہیں۔

یہ مسئلہ عوام کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا کہ ہونے والے واقعات کا انکشاف عالم ارواح میں کیوں کر ممکن ہے یہ فرض کر بھی لیا جائے کہ روح عالم خواب میں ارواح کی سیر کرتی ہے تو یہ کیوں کر ممکن ہے کہ ہونے والے واقعات کا پتہ عالمِ ارواح میں مل جائے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں عالم مثال اور عالم ارواح کی بحث میں ہونے والے واقعات کا

ممثل ہونا صراحت سے تحریر فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے اور بزرگان نے بھی ارواح کی پیشینگوئیوں کے واقعات تحریر فرمائے ہیں لیکن اس دورِ مغرب زدگی میں جب تک مغربی محققین کا حوالہ نہ دیا جائے کوئی بات قابل قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے میں سرالیور سلوج کی کتاب روحانی دنیا کے حوالہ سے ریمنڈ کا یہ بیان پیش کر دینا چاہتا ہوں کہ دنیا میں جب کوئی حادثہ وقوع پذیر ہونے لگتا ہے تو کچھ روز قبل اس کا عکس ایک روشن ستون کی صورت میں اس عالم سے اس عالم تک پہنچتا ہے جس سے سمجھ لیتے ہیں کہ کچھ ہونے والا ہے یہ بیان اس سلسلہ کے سوال وجواب میں ہے کہ ریمنڈ نے اولیور لوج کو کہہ کر قبل سے متنبہ کر دیا تھا کہ اس پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ جب ایک درخت سے ٹکر لگنے کا حادثہ وقوع پذیر ہوا تب اولیور لوج نے ریمنڈ سے روحانی مراسلات کے سلسلہ میں دریافت کیا کہ اس واقع کی خبر اس کو قبل از وقت کیوں کر ہوئی۔ کتاب مذکور میں متعدد پیشینگوئیاں درج ہیں جو روحانی مراسلات سے ظاہر ہوئیں۔ اور ان کی صداقت کا تجربہ ہوا ایسے خواب کا تعلق روحانیات سے ہے انھیں روحانی کہتے ہیں ان میں پیشینگوئیاں ہوتی ہیں۔ اور کبھی کبھی ہونے والے واقعات منکشف ہو جاتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ روحانی خواب کا تعلق ہمیشہ عالمِ ارواح سے ہو بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خواب میں ایک شخص ایسے مقام کی سیر کر لیتا ہے جس کو اس نے بیداری میں کبھی نہیں دیکھا۔ کبھی گم شدہ اشیاء کا پتہ چلا لیتا ہے۔ اور جب بیدار ہو کر تلاش کرتا ہے تو وہیں پاتا ہے۔ جہاں خواب میں دیکھتا ہے۔ یوں تو سینکڑوں خواب تشریح تصدیق کے ساتھ ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن اس مضمون میں درج کرنے کی گنجائش نہیں محض ایک مختصر خواب جس کا مجھے ذاتی تجربہ ہے پیش کرتا ہوں۔ ایک طلائی زیور ایک مختار صاحب کے یہاں گم ہو گیا۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کو خبر ہوئی۔ دوسرے دن خواب سے بیدار ہو کر آپ نے کمرہ کی چوکی کو ہٹانے کا حکم دیا۔ جب چوکی ہٹائی گئی دیوار میں ایک سوراخ نظر آیا۔ مولوی صاحب موصوف نے اس سوراخ کو کھدوایا۔ کچھ دور پر وہ گم شدہ زیور ملا۔ مولوی موصوف نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہ زیور اس سوراخ کے اندر ہے اور

جب تک نہ ملا تھا شبہ تھا کہ شاید یہ خواب غلط ہوگا۔ الحمدللہ کہ مل گیا۔ اور سب لوگوں کو خواب کی صداقت کا اعتراف ہوا۔ اس مضمون میں گنجایش نہیں کہ ایسے اور خواب پیش کروں۔ بعض ایسے واقعات خواب میں دیکھے گئے جن کا تصور عقل سے بعید تھا۔ گذشتہ زلزلہ بہار کے واقع ہونے کے چند روز قبل ایک محترم خاتون نے وہ واقعات مکانات کے گرنے لوگوں کے بھاگنے اور چیخنے کے دیکھے۔ اور دیکھ کر اپنے شوہر سے بیان کیا۔ لیکن ہر شخص نے اس کو اضغاثِ احلام تصور کیا۔ لیکن بعد کو اس کی تصدیق ہوگئی۔

وہ پیشینگوئیاں جو خدا کی طرف سے اولیاء اور انبیاء کو ہوتی ہیں۔ اس کا تعلق محض فیضانِ عالمِ قدسی سے ہے۔ جب باری تعالیٰ اپنے نبی یا ولی کو کسی واقع سے متنبہ کرنا یا کوئی مژدہ سنانا چاہتا ہے تو خواب میں اس کے سامنے وہ امر پیش کر دیتا ہے ایسے خواب کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں ہمارے بعد وحی تو نہیں خواب ہوا کریں گے اس کی کیفیت اور نوعیت کے متعلق نہ کوئی نظریہ قایم کیا جاسکتا ہے نہ توجیہہ بیان کی جاسکتی ہے میں ایسے روحانی خواب کے متعلق ایک الگ رسالہ PROPHETIC DREAM لکھ چکا ہوں۔

ماہنامہ "فاران" کا

معرکہ آرا "سیرت نمبر" جنوری ۱۹۵۶ء میں آرہا ہے

ایک ایک مقالہ نظر افروز ایک ایک نظم دل نواز اور ایک ایک سطر حبِ رسولؐ کی خوشبو میں بسی ہوئی، دین و دانش اور ادب و اخلاق کا گراں قدر مرقع عربی، فارسی اور اردو شعراء قدیم و جدید کے نعتیہ کلام کا بے مثال انتخاب! ماہر القادری مدیر فاران کے برسہا برس کے سوچے سمجھے پروگرام کا نقشِ جمیل!

لکھنے والے

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا محمد منظور نعمانی۔ مولانا محمد ناظم ندوی۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی۔ نعیم صدیقی۔ ڈاکٹر حمید اللہ صدیقی (پیرس) ڈاکٹر قمر الدین (انڈونیشیا) م۔ رام پروفیسر ضیاء احمد بدایونی۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی۔ پروفیسر عبدالحمید۔ ڈاکٹر حامد بلگرامی محمد عاصم وغیرہ۔

دو رنگ کے جدید ترین حسین و جمیل سرورق کے ساتھ ضخامت ڈھائی سو صفحات سے زیادہ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ فاران کا سالانہ چندہ چھ روپے۔ مستقل خریداران صاحبان سے سیرت نمبر کی قیمت نہیں لی جائے گی۔

ماہنامہ "فاران" کیمبل اسٹریٹ کراچی (پاکستان)

ہندوستان میں دفتر "الحسنات" رام پور (یوپی)